164

منشور محمدی

لا اله الا الله

محمد رسول الله

منشور رسولان ہمہ مجملے بخاتم — باخاتم دہ ہر آمدہ منشور محمد — نوریت بلا نوبہ انجیل بہ بخیل — گویان صفت ایشاں ہمہ در منشور محمد

منشور محمدی کا فرمان — جاری ہے تا بہ حشم دوران — شائع ہے بازار زمین — امین امین الٰہی امین

نمبر ۳۱ — مورخہ ۲۶ ذی قعدہ روز شنبہ ۱۲۹۱ ہجری نبوی — جلد ۳

اشتہار

بعد حمد و نعت کے شائقان حق پسند کو بشارت و طالبان راہ ہدایت کو اشارت ہو کہ پرچہ ہذا از مرۂ احباب کے جانب سے مہینے مین تین مرتبہ ۵-۱۵-۲۵ ماہ انگریزی کو چھپکر جلوۂ اشاعت پاتا ہے مقصود اسکی اجرا سے حقیت دین اسلام ظاہر کرنا ہی اور مخالفان اسلام کے اعتراضات بیجا کی تردید قیمت اسکی بعد پیشگی چار روپیہ للعموم مع محصول ڈاک مقرر ہی اور ما بعد المضاعف نوابان عالی شان و راجگان گرامی قدر بصیغہ پیشگی ۱۰ روپیہ سالانہ اور بعد کو دونی قیمت لیجاویگی جملہ خط و کتابت و ارسال زر قیمت پرچہ ہذا بذریعہ منی آرڈر و ٹکٹ نصف آنہ بنام راقم ہونی چاہئے۔ العبد محمد عبد المجید سکرٹری زمرۂ احباب

قبول اسلام

ہمارے ایک کارسپانڈنٹ صاحب لاہور سے یون تحریر فرماتے ہین کہ یہان بتاریخ نہم ماہ شوال سنہ حال ایک شخص مسمی سہیل سنگھ نے قوم سکھون مین سے تھا اور بالفعل سلیمانخان کی پلٹن

مین نوکری جناب مولانا مولوی حافظ ولی اللہ صاحب پاس مسجد شاہی مین عین وعظ کے درمیان آکر اسلام پذیر ہوا اور نام اسکا شیخ عبد اللہ رکھا گیا۔

بشنگو

یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

اس تحریر کا ابتدا نصیحت آمیزی اور انتہا عبرت خیز۔ در نیولا ۲۳ و ۲۴ شوال مکرم کو ایک شخص بہوان سنگھ نامی قوم راجپوت جسکو اپنے مذہب پر بڑا اعتماد تھا متواتر دو شب مکرمی حکیم احمد علی خان صاحب خلیق کے مکان پر آیا اور خدا کی توحید اور پیغمبرون کی رسالت و معجزات مین سلسلہ بحث دراز کیا حاتم صاحب موصوف جو بڑے بحاث اور ذکی الطبع اکثر یاد رہا صاحبونکی بھی الزام دیا کرتے اور یہود کے شاستر وید اور عیسائیون کے عہدین مین دقیقہ شناسی تھی توحید الٰہی اور نبوت محمدی کا خوب بیان فرمایا اگرچہ راجپوت نامبرد وحدت و کثرت حلول و اتحاد کے اثبات مین بہت ہی بحث کیا اور اپنے بید کے اسناد گذارتا رہا پر حکیم صاحب نے

وجہ دوازدہم۔ جب انبیا علیہم السلام کی شفاعت سے موسی
اور ہارون کی سفارش سے ہلاکت بنی اسرئیل کو نہوی۔
خروج ۳۲ و ۳۳ باب، اور سانپ اٹھائے گئے۔ گنتی ۱۶ و ۲۱
باب۔ مسیح کے کفارہ سے کیا تحصیل لازم آئی۔ باقی آئندہ

الراقم ملک خلیفہ شادی مدرس دوم مدرسہ اسلامیہ

اوہا تیرا اوہا بیڑ

خدا کی پناہ ہی انحضرات سے جو آجکل بباعث طمع دنیوی کے
جناب پوادر کے سایہ مین اگر مشن کی اوٹ مین شکار کھیلتے ہین تھوڑی
طمع کے بدلے اپنی عزیز ایمان کا خون کر ڈالے ہین سب سے بڑھکر یہہ ہی کہ وہ حضرات
رکابی مذہب والے کہ جسکا کہا یا ہوسی کا گایا ہندون مین ہندو
اور مسلمانون مین خلصی مسلمان کہلاتے ہین اور جب اپنے سامی پادری
کے روبرو آئی تو دل کھولکر ہر ایک سے لیا اور اونارون کے توہین
مسنا کر اوسکو خوش کر ڈالا آگے پادری سمجھا کہ یہہ آدمی ہمارے مذہب کا
ہی کیونکہ اونکے ہاتھہ مین اوس کی نکیل ہی جیسا چاہا اوس سے کام
لی لیا اسواسطے ایسے اشخاص دو فصلے جو اپنے آپکو صلح کل اور دہریہ
ہین نہ اونکے مذہب کا کچھہ ٹھکانہ ہی کہ اصل مین وہ کس نبی کی امت ہین
وہی لوگ آدھے تیتر آدھے بٹیر ہین سو بیدار آدمی کو لازم ہی کہ
ایسے حضرات سے جہان تک ہو سکے اجتناب کرے کیونکہ اون لوگون نے
ہر ایک قسم کی ہانڈی چاٹی ہوی ہی اسلئے وہ نمک مرچ لگا کر ایسی
چکنی چپڑی باتین کرتے ہین کہ سننے والا ہونٹہ چاٹ کر رہجاتا ہی
یہی باعث ہی کہ اونہین تالیف قلوب مین خوب مشق ہی کیا باعث
حضرات پوادر کی صحبت اور ہر وقت خلا ملا کا یہی نتیجہ ہی کہ آدمی
کا مزاج دنیرات کے کائین کائین سے بہک جاتا ہی کیونکہ ماسوا گفتگو

اور رگڑے جھگڑے کے مشن مین اور کچھہ شغل نہین ہی سو بعض
اشخاص کو لت ہوگئی اور عادت پڑگئی کہ کھانا گھر مین کھایا اور
مشن مین جا ڈکار مارے دو چار گپ شپ ٹپ کے اور اپنے محبت کا رنگ
جمایا اور تفریح طبع کے لئے مذہبی جھگڑا شروع کر دیا کبھی حضرت
موسی علیہ السلام کی نبوت کا اقرار کیا اور کبھی فرعون کے سامان بن گئے
اور گاہ تثلیث پر اعتراض کر دکھایا کبھی خدا کی الوہیت کے منکر ہو گئے اور
عیسی کا انسان ہونا بیان کیا پھر گاہ گاہ پادری کے دل مین جگہ پیدا
کرنے کو عیسی کو سب سے اچھا کہا اور یہودیون کا ستم و ظلم جو آپ پر
گزرا وہ شروع کر دیا اسطرح اپنے دام تزویر مین پادری کو پھسا کر مشن مین
کوئی عہدہ اوڑایا ورنہ اون کی سفارشی چٹی سے کسی دفتر مین گھس گئے
اور اپنا دھندا چلاتے رہے اور لوگون سناتے رہے کہ پادری صاحب
کے فلانے فلانے صاحب یورپین بڑے معتقد اور مرید ہین تاکہ اس
دباؤ سے لوگ خایف ہین اور دفتر مین سب لوگ آپکے خاطر کرین
اور بعض امر الطمع حصول ممبری یا کسی عہدہ سرکاری کی
پادریون سے نہایت میل جول رکھتے ہین تاکہ اون کے ذریعہ سے اپنا
کام چلا دین آگے پادری کو یہہ فائدہ ہوا کہ امرا آپسے محبت کرتے
ہین اور منادی مین مدد کرتے ہین آگے اونہون نے پادری کی ضیافت
اور تواضع سے اپنا کام نکالا۔ مسیح پوچھو تو پادریون کے ذریعہ سے
ان دنون ہمارے ایسے لوگونکا بڑا کام نکلتا ہی اور دانا پادری بھی
اپنے فرایض کو بالاطاق رکھکر دنیاوی معاملہ مین خوب چاندے
رول رہے ہین اس محل پر ہم اون کے تعریف کرتے ہین کہ جنہون نے
محبت کی راہ سے ہندوستانی عیسیون کے دل مین اپنی محبت کا
بیج بویا اور اوس کے ثمرہ سے خوب کامیاب ہوے اور آگے وہ صاحب

کہ جنہون نے پادری پر جبر منتر چلایا اور اون سے اپنا کام لیا وہ بھی
شاباش کے لائق ہی - افسوس ہندمین پادریو ن کے کارو بار مین
بھی لوگ آنے کہ جنکا بیان مضمون الموسوم پادریونکی متلاشی مین
مفصل بیان کیا گیا ہی - فقط کارسپانڈنٹ

لطیفہ

ایک پادری لوگون کو منادی سنا رہا تھا کہ دیکھو بڑی عجب کی بات ہی کہ
پیغمبر اسلام شب معراج کو آسمان پر کیونکر چلے گئے کیونکہ یہہ خرق والتیام
ہی اس گنبدی دنیا مین جانا محال عقل ہی اس کے جواب مین کسی مسلمان نے
کہا کہ پادری صاحب بھلا حضرت عیسی علیہ السلام آسمان پر کیونکر چلے گئے
اور حضرت خنوخ علیہ السلام اور حضرت عزرا علیہ السلام بھی کیونکر
اس گنبدی دنیا مین داخل ہو گئے اتنے مین ایک کانہتہ بول اٹھا کہ
پادری صاحب آپ کو آنحضرت کے آسمان پر تشریف لے جانیکا عجب ہوا
اور کنواری عورت کا حاملہ ہو جانا آپکو عجب نہوا یہہ جواب
سنکر پھر تو پادری دم بخود ہوا - افسوس خدا کی قدرت
مین بھی یوادر کو جا کلام ہی فقط -

اتہام

صاحب خبار نورافشان اپنے اخبار کے نمبر ۵۲ جلد ۲ مین یون
تحریر کرتے ہین کہ صاحب ناصر الاخبار کی یہہ بھی تحریر ہی کہ صاحب
قاسم الاخبار یعنے بانی منشور محمدی شرابخوار ہین اور باوجودیکہ
یہہ اخبار موید اسلام ہی تو بھی اسکا منافع شرابخواری کے کام مین
آتا ہی الآخر - ہمارے ناظرین اخبار کو معلوم رہے کہ صاحب ناصر الاخبار
بڑے جھوٹے اور مکار ہین چونکہ یہان کوئی شرابخوار نہین ہی اگر کسی
لکھنے والے نے سچا ہوتا اپنا لکھا کیون پوشیدہ رکھتا دیکھئے ہمارے
شہر بنگلور کے تین اخبار کے علاوہ ضمیمہ ناصر الاخبار ہی و نیز دبدبہ
مشتریون پس ۱۵ دسمبر کا اخبار تھا یا پریک کو بھی وہ ضمیمہ ناصر الاخبار
جسمین سراسر کذب اور پوچ و لچر تحریر ہی نہ یا صاحب ناصر الاخبار کی
جعل سازی ہی یا صاحب نورافشان کی دروغگوی سید نصر اللہ صاحب
مالک ناصر الاخبار سچے مسلمان ہوتے ایسی جھوٹ بات اپنے اخبار کے
ضمیمہ مین کیون تحریر کرتے اور ہمسے کیون چھپاتے اور صاحب نورافشان
بھی سچے عیسائی ہوتے تو ایسے لایعنی عبارت کو سند گردان اپنے اخبار
مین نقل نہ کرتے اور ہمپر کنایتاً طعن کرتے معلوم رہے کہ شرابخواری
دو طرح کی ہی ایک تو شراب نجس کا پینا جسکو اب عیسائیون نے پیارا ہی
اور اوسکو عیسی کا خون تصور کرکے حلال جانتے ہین اس شراب کو
اہل اسلام پیشاب سے بھی بدتر جانتے ہین دوسری شراب پاک جو
قیامت کے روز اہل اسلام پینگے جسکو شراب طہور کہتے ہین
اگر صاحب ناصر الاخبار بعوض شرابخوار ہین لکھنے کے شرابخوار ہونگے
لکھ دیتے راست گو ٹھہرتے نہین معلوم کہ یہہ غلطی کس سے سرزد ہوئی ہی
اور جو تحریر ہی کہ منشور محمدی کا منافع صاحب قاسم الاخبار کے شرابخواری
کام آتا ہی - اللہ رے دنیائی و دمقولہ - چہ دلاور است دزدیکہ
بہ کف چراغ دارد کا ہی اون پر صادق آتا ہی کیونکہ تمام
ہندوستان کے لوگونپر یہہ بات ظاہر ہی کہ صاحب قاسم الاخبار
کی ملکیت سے منشور محمدی جدا ہو کر دو سال ہو گئے ہین صاحب قاسم الاخبار
منشور محمدی کو جاری کئے بعد فقط پانچ یا چھہ مہینے مالک نفع و نقصان
رہے پھر انجمن اسلامی اور ایک سال سے ارکین زمرۂ احباب شاید
صاحب ناصر الاخبار اور صاحب نورافشان کے آنکھ پر پردہ
آگیا ورنہ ماہ جنوری ۱۸۷۴ء سے ماہ مارچ تک جو منشور محمدی مین

یہہ بات لکھے گئی تھی اور اب اسکے جانب سے شایع ہوتا ہی سو بھی
خوب ظاہر ہی یہہ اسکے مالک صاحب قاسم الاخبار کو ٹھہرانا اور جھوٹے
الزام ہمپر دھرنا مکری دغابازی ہی انشا اللہ المستعان ہمارے
مربی جناب منشی محمد قاسم صاحب نجم مالک قاسم الاخبار سبانی منشور محمدی
اور اسکے حامیون نے البتہ اسکی اجرت مین قیامت کے روز شراب طہور
پیوینگے اب ہم صاحب قاسم الاخبار و صاحب نوا فشان کو اس امر کی
ہدایت کرتے ہین کہ آیندہ ایسے جھوٹے اور لایعنی کلمات سے صفحہ اخبارات کو
اپنے سیاہ نکرین اگر ہماری نصیحت نہ مانکے اور قلم فرسائی
کرینگے تو البتہ اپنے کیے کی سزا پوری پاوینگے —

ہمارا کام سمجھانا ہی یارو ؎ اب آگے چاہو مانو یا نمانو

جواب شہباز موحد بنکلوری

کیا وصف کریے ہو مسیح الامیر کا — پیلا دشہ سے پوچھیے حال اس اسیر کا
گلبے خدا کا پوت بنا گاہ خود خدا — آخر نتیجہ پایا وما فی الضمیر کا
بکتا رہا بند فقیر سا قرا ض و پند گو — تھا ان تمھا خیال حشمت و جاہ سریر کا
بولا حواریون سے کہ داؤد کا مجھے — ملتا ہی تخت دون تمھین منصب وزیر کا
دیرانۂ منس سے جو نکلے ہین جوق جوق — شیطان کو سہارا ہوا ہمصفیر کا
جو عندلیب گلشن تثلیث کا ہوا — گلخن ہی اشیانہ ملے گل سعیر کا
منجی تمہارا کام نہ آویگا قبر مین — جب سر پہ گرز آوے ہی منکر نکیر کا
وقت صلیب کام نہ آیا وہ دست حور — کیا سودیوے ہاتھ اب اس دستگیر کا
برہ کے لحم و خون سے فربہ نہو جیو — کھوچا لگیگا برہ شاخون کے تیر کا
وہ نان شب سے ہوگی ہین خلقت جدید — باقی اثر ہے ہی پورانی خمیر کا
مرگ حقیر من ہی ہے تمین شب مسیح — قصہ ہوگا تمہی جس المصیر کا

اطلاع ضروری

خریداران قدردان کی جنابون مین گزارش ہی کہ پرچہ
منشور محمدی کی قیمت بابت کا مبلغ کسی پر سہ ماہی
کسی پر شش ماہی کسی پر سال کا کسی پر دو سال کا باقی رہگیا ہی
باوجودیکہ مبلغ بھیجدینے کے باب مین خطوط بھی لکھے گئے
اور اونکے لئے سال پورا ہونیا سال بھی شروع ہو چکا
انمین جن بزرگون پر مبلغ باقی ہی پرچہ ہذا اونکی خدمات مین
بھیجنا متعذر رہوگا یہانتک کہ پورا مبلغ پہنچ جاوے
امید ہی کہ بسبب اسکے آزردہ خاطر نہون — اور جن
بزرگون سے مبلغ پورا پہنچ گیا ہی برعایت تقویۃ
الکار پردازان مطبع مبلغ پیشگی ارسال فرمادین

؎ اگر یاران بکوہستان نبارد تو
؎ بسالے دجلہ گردد خشک رودی

بمقام معسکر بنگلور مطبع بحر الاسلام متعلق زمرہ احباب باہتمام محمد عبد المجید سکرٹری طبع شد

اُسکے بید سے اُسکا تا طوقہ بند کیا آخر ش الزام پاکے لاجواب چلا گیا تاثیر
دین حقہ کی دیکھا چاہئے کہ اُس محفل مین صدہا آدمی زنار دار وغیرہ
مختلف الاقوام سے بحث شریف کے سامعین تھے از انجملہ ایک شخص مُنسامی
نامی نووارد بھی جو سماعت کر رہا تھا یکایک اٹھ کھڑا اور آہ وزاری کرتا
ہوا حکیم صاحب سے کہنے لگا ای حضرت مین آج تگ کفر کے سنڈاس مین
غوطہ زنی کر رہا تھا اب آپ مہربانی فرماکے گُل توحید کی بو سے میرا جان و دل
معطر کیجئے۔ اور تعلیم محمدی سے بہرہ یابی بخشیے تب حکیم صاحب بہت ہی
حق آش و بشاش اسکو پیش امام محمد سالار صاحب کے خدمت مین بھیجا
انہون نے بطریق اسلام غسل و پوشاک سے ارا سنہ کرکے کلمہ توحید پر پہونچا
اور نام اسکا عبدالرحمن رکھا اب نماز پنجوقتہ پر قایم ہی اور دین حقہ کی
حقیقت اور عقاید اسلام کی بتعلم کا مشغول دایم ہے

مطلب یہی مراد یہی مدعا یہی ہے

صاحب اخبار شعلہ طور کانپور اپنے اخبار پرنور کے نمبر ۴۹ جلد ۱۵
مین رقمطراز ہین کہ پرو بکر اخبار مظہر ہی کہ بنگال کا ایک ہندو تعلقہ دار
مسمی رام ناتھ مزمار مذہب اسلام قبول کرنے کے واسطے مکہ جانے
والا ہی فقط۔

بقیہ جواب شمس الاخبار مطبوعہ ۱۲ نومبر ۱۸۷۴

قولہ اگر فرض کیجئے کہ محمد و الحمد کے اندر ہی تو پھر اوسمین اور
و محمد و مین کیا فرق ہوا اقول ماشاالله مثل کی
فہم علی ہی مین انسے دریافت کرتا ہون کہ اگر ایک شی کسی شی کی
مند پائی جاوے تو اون دونون مین کچھ فرق نرہیگا دونون ایک
ہوجائینگے اگر کچھ فرق نرہیگا تو مجھے تعجب ہی کہ مدعی آج تک

آدمی کے صورت پر کیونکر رہے کیونکہ جس روز سے پیدا ہوی ہین اوس
روز سے مکان کے اندر رہن چاہئے تھا کہ مکان مین اور اونمین کچھ فرق
نہ تھا اگر یہہ فرض کیا جائیگا کہ محمد و لا محمد و کے اندر ہی تو یہہ قباحت ہرگز
لازم نہین آتی کہ دونو ایک شی ہین ایسی بات مونہہ سے نکالنا
نہایت نادانی ہی قولہ ہستی جو ایک شی ہی اوسکی لئے بھی مقام
یا جگہہ نہین ہی اقول ہستی کے کئے معنے ہین ایک معنی مصدر
اور ایک مابہ الموجودیہ قائل کی کیا مراد ہی اگر معنی اول مراد ہین تو یہ
کہنا کہ اوسکی لئی مقام نہین محض غلط ہی کیونکہ وہ تو ایک عرض ہی اور
جمیع اعراض اپنے محال سے قایم ہوتے ہین اور اگر معنے ثانی مراد ہین
تو آگے چل کر یہہ کہنا کہ خدا ہستی لامحدود ہی اور خلقت کی ہستی محدود
غلط ہوجائیگا کیونکہ بقول صحیح سارے عالم کا مابہ الموجودیہ خدا ہی اور
اس سے خلقت کا خدا کے ساتھہ متحد ہونا لازم نہین آتا جیسا کی اہل علم
پر ظاہر ہی قولہ خدا نی اپنی مین اپنے کلام مین ظاہر کیا ہی جیسا کہ
پیدایش ۱:۲۶ و ۱۱:۷ اور یوحنا ۱:۱ اقول ان تینو مقام پر
تثلیث کا ذکر نہین ہی کیونکہ پیدایش ۱:۲۶ یہہ ہی کہ خداوند نے کہا
دیکھو کہ انسان نیک و بد کی پہچان مین ہم مین سے ایک کے مانند ہوگیا
مین کہتا ہون کہ اگر تسلیم کر لیا جائی کہ یہہ ورس صحیح ہی اور تاویل
بھی اسمین کچھ نہین ہی تو بھی تثلیث کا ثبوت کسطرح نہین ہوسکتا
کیونکہ یہان سے مطلق تعدد مفہوم ہوگا اور تعدد تثلیث سے عام ہی
اور عام خاص کو مستلزم نہین ہوتا بہرحال تثلیث ثابت نہوئی
اور سچ یہہ بھی اوہام ترین اور انکی بولی مین اختلاف ڈالین
اتنی اسکا حال بھی پہلے ہی حوالہ کا سا ہی جیسے پہلا حوالہ عام تھا
ویسا ہی یہہ بھی عام ہی سو اسکی اگر مدعی اس آیت سے

تعدد ثابت کرتے ہین تو خدا کے لئے مکان مین ہونا اور کسی جہت
مین ہونا معلوم ہوتا بھی ثابت کرین کیونکہ جسطرح اس آیت سے
تعدد نکلتا ہی اوسطرح یہہ امور بھی نکلتے ہین بلکہ بطریق اولیٰ کیونکہ
تعدد کا تو یہہ جواب ہو سکتا ہی کہ یہان ضمیر جمع کی بطور تعظیم کے
آئی ہی جیسے بادشاہ اور سلاطین کی بولنے کا دستور ہوتا ہے
حقیقت یہہ ہی کہ ان آیات سے تعدد بھی نہین ثابت ہوتا جسکا جی
چاہی تبیین الکلام مین دیکھلے اور یوحنا کے آیات مذکورہ مین ہی
تثلیث کا ذکر نہین ہی جسکا جی چاہی دیکھلے اب مین عیسائی بھائین
سی عرض کرتا ہون کہ شمع عقل کو ذرا روشن کرکے بغور ملاحظہ کرین
اور تثلیث کے ظلمت سے ہرگز غافل نہون ایسا نہو کہ اسی تین ۳ تیرہ ۱۳
مین موت آجائی اور آخرت بارہ بات ہوجائی اگر حیات ابدی
منظور ہی تو حضرت محمد رسول اللہ پر ایمان لاؤ اور ان کفریات سے
ہاتھ اُٹھاؤ دوسری عرض یہہ ہی کہ جس مضمون کو آپ ہمارے مقابل
مین لکھین اوسی ہمارے کتابون مین دیکھلین مثلاً مضمون تثلیث اون
کتابون مین ملاحظہ کیجے جسکا مین نے حوالہ دیا ہی اور اگر کتابین نہ ملین تو
بالفعل یہہ مضمون خیرخواہ عالم دہلی نمبر ۲۰ اور ۲۱ وغیرہ مین چھپا ہی
دیکھ لیجے — الراقم معین الدین —

عقاید افلاطونے

پوشیدہ نرہے کہ پیرون اور گین اور پورسن صاحب اور مورخین نے
یہہ بات بڑی محنت سے ثابت کی ہی کہ متن لوگون کے انجیل جون
صفحہ اول ورس ۷ جو مسئلہ تثلیث کی بنیاد ہی بالکل مصنوعی ہی
اور کان مت صاحب خود اس بات کا مقر ہی کہ اس ورس کو مین نے
کسی قدیم انجیل کے نسخہ مین نہین پایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے
صرف خدا تعالیٰ کی وحدانیت تلقین کی تھی مگر پال اور جان حواریون
نے جو افلاطون کے پیرو تھے مذہب عیسائی کی وحدانیت اور سادگی
کو بالکل خراب کردیا اور اوسمین افلاطون کے غیر مفہوم مسئلہ کو جو تثلیث
کا مسئلہ تھا کردیا بنیاد مسئلہ یہہ ہی کہ افلاطون نے اللہ تعالیٰ کے دو
صفتون کو دو جسم فرض کیا ہی اور سنے اف جون ڈیون پورٹ صاحب
مولف موید الاسلام اپنی کتاب کے صفحہ ۷ مین لکھتے ہین کہ رومن
کیتھلک مذہب کے عیسائیون نے قران شریف سے ایک عمدہ خیال لیا ہی کہ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ دوشیزہ تھین اور قرآن مجید کا
سب مین بڑا مضمون خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور آنحضرت کی رسالت
ہی وہ اپنے تین نبی اور خدا کا رسول سمجھتے ہین آپ فرماتے ہین
کہ چونکہ عیسائیون نے غلطی سے مسایل وحدانیت اور رسالت کو
خراب کردیا اوسمین مسئلہ تثلیث داخل کردیا خدا تعالیٰ نے یہہ چاہا کہ
وہ سچے مسئلون کو بغیر گواہی کے چھوڑی لہذا اوسنے اپنی نبی کو
بھیجا کہ وہ اونہین دوبارہ قایم کردی یہی دین ہی کہ مسلمان لوگ
قران شریف کے روسی اپنی کو برخلاف خوش عقیدہ عیسائیون کے
موحد لکھتے ہین اور عیسائیون کو مشرک کہتے ہین کیونکہ آنحضرت کی قول
کے موافق عیسای لوگ خدا تعالیٰ کے سوا اور کو بھی پرستش مین شامل
کرلیے ہین چنانچہ آنحضرت فرماتے ہین (سورت سوم یعنے سورہ
آل عمران) ای یا اہل الکتاب یعنے ای اہل یہود یو اور عیسائیو تم
اپنی پرستش مین حد سے زیادہ تجاوز نکرو جب تم خدا تعالیٰ کا ذکر
کرو تو ایسی بات نکہو جو حق کے خلاف ہو عیسیٰ مسیح ابن حضرت
مریم علیہ السلام صرف خدا کے نبی ہین تم صرف خدا تعالیٰ اور
اوسکے نبیون کا یقین کرو اور مسئلہ تثلیث کا ذکر نکرو

تم اپنی تقریر کو صد سے زیادہ نہ بڑھنے دو خدا تعالیٰ واحد ہی تمام تعریف
اوسیکو سزاوار ہی اور اوسکا کوئی بیٹا نہین ہی الخ اور قابل دید ہی
دیکھو تواریخ کلیسا صفحہ ۱۸۶ جن سے کم نصیبی سے مصالحہ کے طور پر
اپنے دین کی اصلی حقیقت چھوڑکر کسیقدر تثلیث اور کلمہ کی اصل حسب عقاید
افلاطونی مان لی تھی انتہی چنانچہ اپنے بڑے عالم اور ہادی مذہب عیسوی
نے ایسے غوطی کھائی وحدانیت کو چھوڑکر مسئلہ تثلیث کا جو افلاتی
گھڑت ہی مان لیا فی الحقیقت اسمین کچھ شک و شبہہ نہین ہی کہ دین
عیسوی صرف عقاید افلاطونی کی خرابی ہی - اور ناظرین اخبار پر واضح ہو
ابطال تثلیث مین ہمارے علما نے ثابت کر دیا ہی کہ جو مفہوم کتوہین مین اوسے
حصر عقلی سے تین قسم ہی واجب الوجود بالذات اور ممتنع الوجود بالذات
اور ممکن الوجود واجب الوجود بالذات وہ ہی کہ بدون لحاظ کسی خارجی کے
اور کسی علت اور کسی سبب کی صرف اوسکی ذات کی نظر کرنے سے سکا
وجود واجب ہو اور عدم اوسکا محال اور یہہ ذات الٰہی مین فقط منحصر ہی
اور ممتنع الوجود بالذات وہ ہی کہ بدون لحاظ کسی امر خارجی اور کسی
علت اور کسی سبب کے صرف اوسکی ذات کی لحاظ سے عدم اوسکا ضروری
ہو کسیطرح وجود کی صلاحیت نرکھے مثل شریک باری تعالیٰ کی اور
ممکن الوجود وہ ہی کہ وجود اور عدم دونون اوسکی ذات کی
نظر کرنے سے برابر ہون مثل تمام مخلوقات کے یہہ تنبیہ کا ملہی اور
انکی نظر کرنے سے ثابت ہوا کہ اثبات اس مسئلہ تثلیث کے لئے کوئی
دلیل عقلی مسیحیون کے پاس نہین اور مسیحی تینون قسمون مین سے حقیقی جانتے
کسے ہین اور توحید اور تثلیث دونون کو ذات باری مین حقیقی جانتے
ہین اور توحید اور تثلیث کی اجتماع اور ضدون کا مثل اجتماع
نقیضین کے مسیحی بھی محال سمجھتے ہین اور ہر موجود

کو یقیناً ایک یا اور کوئی عدد جو اوپر اوسکے ہو عارض ہوگا اور اس موجود
کی ضمن مین متحقق اور معروض کثرت حقیقی کا معروض وحدت حقیقی نہین
ہوسکتا اور اقرار مختلفہ عدد کے ایک چیز پر ایک جہت سے زمانہ واحد مین کبھی صادق
نہین آتی اور عقل عقلا کی بعض چیز کے محال ہونیکو بدیہہ حکم کرتی ہی
جیسا محال ہونا اجتماع نقیضین کا یا اجتماع اضداد کا ایک محل مین زمانہ
واحد مین جہت واحد سے اور بعضے کے محال ہونیکو دلیل قطعی سے مثل
تسلسل اور دور کے اور جب دو چیزون کا آپس مین نقیضین یا ضدین ہونا
ثابت ہو تو کسی مادہ شخصی مین ایک زمانہ مین ایک جہت سے جمع ہونا
اور علاقہ خدائی کا بدن مسیح کے ساتھ آج تک اکثر مسیحیون کے نزدیک
مجہول ہی اور سوای حلول و اتحاد کے ہی اور دنیا کے پیدایش سے
زمانہ نبوت مسیح تک کے عرصہ چار ہزار چوبیس برس کا تھا اور اوسمین ہزارون
نبی ہوے خدا نے کسی نبی کی معرفت یہہ مسئلہ بیان نہین فرمایا اور یہودے
قبل زمانہ جناب مسیح کے یہہ سنا ہی نہ تھا حالانکہ تمام کتب عہد عتیق کے
اور اونکے تفسیرین قدیم اور جدید انکے پاس تھین اور انکو پڑہتے پڑہاتے
رہتے تھے اور زمانہ مسیح سے اب تک بھی جو یہودی مسیحی نہین ہوا اسی اعتقاد
تثلیث کو خلاف حکم الٰہی اور یقیناً محال اور کفر جانتے ہین اور جو حضرت
مسیح نے کبھی صاف نہین فرمایا کہ مین خدا ہون اور دوسری ضد اس مسئلہ
مین اختلاف ہی یونانی حکیم اور مشرق کے فیلسوفون مین سے فرقہ دوسیتی
نے مسیح کو ایک فوت یا ایک روح جانا کہ وہ عیسی علیہ السلام پر بعد اصطباغ
اوترا اور قبل مصلوب ہونیکے آسمان پر چڑھ گیا اور باسلیدس کا اکثر
اہل مصر اور مشرق نے پسند کیا اور مختار کیا اور ابیونی کے فرقہ نے
بعض نے مسیح کو محض آدمی کہا اور بعض نے کہا کہ روح القدس کے
قوت سے پیدا کیا گیا اور ارتیمن کا فرقہ بھی مسیح کی الوہیت مین خلاف

رکھتا تھا اور عقیدہ انکا یونان اور مصر کے ملکون مین پھیلا اور بعض
علما اور فاضلان انگلش اور جرمن اور اور ملل فرنگستان نے بھی
جناب مسیح کی الوہیت کا انکار کیا اور آریس اور اسکے معتقدین
اقنوم ابن کو حادث اور مخلوق کہتے تھے - الغرض دلیل عقلی
مسیحیون کے پاس واسطے اثبات اس عقیدہ کے نہین اور مسیح ہی کہ دلیل
عقلی اوسکی کہان ہو فقط راقم میرزا موحد جالندری -

متلاشی فنڈ

جواب نور افشان

اخبار نور افشان نمبر ۹ ۴ جلد ۲ مین صاحب نور افشان نے راقم کے
نسبت چند کلمات بباعث ناواقفی کے تحریر کئے ہین اسلئے مین نے مناسب
جانا کہ صاحب ممدوح کو اونکی غلط فہمی سے آگاہ کرون اور پھر جواب لکھون
(۱) معلوم ہوتا ہی کہ مشن لودیانہ مین شاید متلاشی فنڈ نہین ہی
اگر ہی تو فبہا ورنہ وای برحال متلاشی صاحبان (۲) متلاشیون کے
حالات لکھنے سے میری ہی غرض ہی کہ دیکھو بھائیو جیسے روح ویسے فرشتے
ہوا کرتے ہین (۳) صاحب نور افشان کے اس منصفانہ رای پر میرا
بھی صاد ہی کہ اونہون نے قبول کیا کہ بہت سے متلاشی اس قسم کے ہین جو اسطرح
پادری صاحبان کو دغا دیتے ہین سو فہو المراد میرا بھی یہی منشا ہی کہ پادری
لوگ ان حضرات دغا باز متلاشی صاحبون سے اجتناب کرین اور ناحق
مشن کا روپیہ برباد نکرین اسی غرض سے مین نے چند متلاشیون کا حال قلمبند کیا
اور باقی آیندہ کرونگا - یہہ نہایت خوشی کی بات ہی کہ صاحب موصوف اسیطرح
میری تحریر کو جو قابل تذکیر ہو قبول کرین اور جو قابل اعتراض ہو
اسپر لکھکر اعتراض پکڑین تاکہ فیمابین کی چھان بین سے مطلب فوت نہو

قولہ میرزا موحد صاحب نے دین عیسوی کے بعض متلاسیون کا

حال بیان کیا ہی جس سے اشکار ہوتا ہی کہ میرزا صاحب خود بھی
اس امر مین سیالکوٹ امرتسر راولپنڈی وغیرہ شہرون مین بخوبی
تجربہ کاری حاصل کرلی ہوگی الخ

جواب مین اپنا حال اور مشنریون کے افعال منشور محمدی نمبر ۱۸
جلد ۲ اور اسیطرح اخبار مذکور کے نمبر ۲ جلد ۲ مین مع سارٹیفکیٹ پادری
صاحبان لکھ چکا ہون جو تجربہ کاریکا فقرہ صاحب مذکور نے مجھے سنایا ہی
ایسا ہی کسی پادری لکھنوی نے مجھے سنایا تھا اسلئے وہ تجربہ کاری جو پادری
لوگون کو نصیب ہی افسوس ہی بباعث کم نصیبی کے وہ مجھے نصیب نہوی کاشکی
اگر وہ تجربہ کاری مجھہ مین ہوتی تو البتہ مشنریون کے تجربہ کا کچھ ظہور مجھہ من
بھی پایا جاتا اور مین بے برس مشنریون کے تجربہ سے مشن مین بھرتی ہوجاتا
چونکہ مین محض ناتجربہ کار اور مشن کے اونا پا مین لوگ رہنین تھا اسواسطے تجربہ
کاران مشن کے مین ناپسند ہوا اور مشن کی بھرتی سے رہگیا - جاے حیف ہی کہ صاحب
نور افشان نے شمہ اوس تجربہ کی خوبی جو مین نے اون کے مشن یا کسی مشن سے
حاصل کی ہی اظہار کرتے تاکہ اونکا قول و فعل مساوی سمجھا جاتا اب تو
خود بدولت کی تجربہ کاری کا بھرم کھل گیا - اجی پادری صاحب آپ کا
خیال کہان ہی کیا مشن کوئی خدائی کی بادشاہت کیطرح آسمان پر ہے
جو کوئی اون کے حالات سے بجز عیسی مسیح واقف نہین ہی آپ صاحبون اور
آپ کے متلاشیون کا کس شخص کو تجربہ نہین ہی شاید آپنے ایسا سمجھا
ہوگا کہ ہم کو اور ہمارے متلاشیون کو کوئی دیکھتا نہین ہی اور ہم سب کو دیکھتے
ہین واہ کیا خوب آپ کے متلاشیون کے حرکات سکنات اظہر من الشمس ہی
آپ کے تعلیم یافتہ بچہ بچہ جانتا ہی افسوس بااین ہمہ مجھ سا کوئی کمبخت اب بھی
ناتجربہ کار رہے تو اپنے نصیب کو رونہ ڈانپ کر مشن کے طرف خیال
کرکے دنرات رویا کرے - خیر صاحب اب آپ بھی انصاف کیجئے

اگر مجکو تجربہ نہوتا تو مین مشن کی ولایت سے کیونکر آگاہ ہوتا اور حضرات مشنریون کے کرامات کیونکر لوگون کو سناتا میرے اس تجربہ یا ناتجربہ سے اگر حق پوچھو تو آپ کو کچھ فایدہ ہی ہوا ہوگا اور اگر آپ کو کچھ نفع و ضرر نہین ہوا ورنا آپ خوش و ناخوش ہوتے تو مسیح جانو جناب مسیح علیہ السلام تو ضرور خوش ہوئی ہونگے کیونکہ متی کی انجیل باب ۱۲ آیت ۳۱ مین لکھا ہی کہ میرا گھر عبادت کا گھر کہلائیگا پھر تمنے اوسے چورون کی کہوہ بنایا الخ علی ہذا القیاس وہ لوگ جنہون نے کلیسا مسیح کو چورون کی کہوہ بنایا ہے اون کا حال لکھ لکھ کر لوگون کو سنایا اور وہ کلیسا سے نکل گئے اور اور نہایت نادم ہوئے اور انکی تجربہ کاری جو اونہون نے مشن سے پیدا کی تھی وہ سب لوگون کو معلوم ہوگئی آپکی خوشی و ناخوشی کی مجکو پروا نہین ہی مجکو صرف خدا کی خوشی درکار ہی - چونکہ میری تحریر نیک نیتی پر مبنی ہی تو ضرور ولابد مین ہر ایک معاملہ مین کامیاب ہونگا اور میرے تجربہ کاریکا نتیجہ بہت عمدہ نکلتا رہیگا - **قولہ** ہم تسلیم کرتے ہین کہ بہت متلاشی اس قسم کے ہین جو اسطرح پادری صاحبان کو دغا دیتے اور بعض کامیاب بھی ہوتے ہین لیکن مرزا صاحب کو بخوبی معلوم ہی کہ سب متلاشی ایسے نہین ہین **جواب** فرمائی صاحب آپ کو سوا تسلیم اور کیا چارہ ہی کیونکہ حضرات متلاشی صاحبون کے کرشمے طشت از بام ہی آپ سوا تسلیم کے انکار کیونکر کرسکتے ہین باقی رہے یہ بات کہ سب متلاشی ایسے نہین ہین یہ سراسر آپ کی بھول فہمی ہی پانچ مدین متلاشیون کی مقرر کی گئی ہین جو متلاشی ان پانچ مدون سے باہر ہی وہ ضرور مستثنی ہوگا آپ نے اوس متلاشی کی علامت اور چال ڈھال اور حال قال تو ذرا لکھا ہوتا تاکہ سب کو معلوم ہوجاتا کہ البتہ یہ متلاشی دین حق کا طالب ہی اور بے طمع ہی اور محض خدا کا طالب ہی اور مشن سے اوسکو کچھ سروکار نہین ہی

بلکہ خود مشن کا معاون ہی اور مشن کی بلی ہو کر مشن کو لیا نہو نہین سناتا بلکہ کلیسا خدا اوسکی دست نگر ہی سوا ایسا متلاشی دین تو ہمنے نہ دیکھا نہ سنا نہ کتابون مین سی بھی کوئی سنا نہین گیا وہ بھی بطمع دنیاوی مسیح کے شاگرد ہوئے تھے اون کو یہہ ہوس تھی کہ یہہ اسرائیل کی سلطنت قایم کریگا اور ہم اسکے وزیر ہونگے بباعث طوالت کلام مختصر پر کفائت کرتا ہون کیونکہ عقلمند کو اشارہ کافی ہی - **قولہ** میرزا صاحب ان فریبی متلاشیون کا حال لکھکر چکین تو چاہئے کہ وہ جھوٹے متلاشیان دین اسلام کا بھی کچھ حال قلمبند کرین الخ **جواب** سنئے صاحب آپ کو معلوم ہی کہ دین اسلام کا وہی شخص متلاشی ہوگا کہ جو محض خدا کو واحد اور پروردگار جانے گا اور جناب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کو شفیع مانے گا کیونکہ دنیا کی عزت و ثروت تو یہان نہین ہی کیونکہ وہ صریحًا دیکھتا ہی کہ مسلمان ہو کر مین کستر اسسٹنٹ کمیشنر یا ڈپٹی کلکٹر یا جج یا تحصیلدار وغیرہ نہین ہو جاونگا بلکہ اوس معکوس معاملہ دنیاوی ثروت کا نظر آتا ہی کہ اگر کلکٹر ہی تو اوس عہدہ سے الگ ہو جاتا ہی جیسا کہ مسٹر للمل صاحب حال مسلمان عبدالرحمن کا حال گواہ ہی اور صاحب ولیوی کا حال اظہر من الشمس ہی یہہ دنیاوی رتبہ مشن کی میراث ہی کہ اگر وہان مجرم سرکار گورنمنٹ اور مانع روزگار بھی جائے تو وہ مشن کی بدولت تحصیلدار یا ڈپٹی کلکٹر ہو جاتا ہی تو پادری تو ضرور بن جاتا ہی جیسا کہ رجب علی پادری کا حال سب پر روشن ہی اور کرشن چند مجرم کا حال سب پر افشا ہی اور بہت سے عیسائی ہمارے آس پاس ایسے موجود ہین کہ حالت مسلمانی مین وہ از بس نان و نفقہ سے محتاج تھے اور پیٹ کے کاون وہ بپتسمہ لیتے اور پادری بن کیا کرتے تھے آخرکار رجب وہ حکمت عملی سے مشن کو اور مشن اونہون نے اپنا امام پکڑا ہی تو پیٹ کے

جور سے اونمین نجات ملی ہی اب بڑے بڑے رتبہ پر کامیاب ہین
چنانچہ ہمتو ایک چھوڑ کر بیسیون کا نام بتلا سکتے ہین مگر آپ مہربانی
فرماکر ایک دو کا نام بتلائی کہ جنہون نے آپکے کہنے سے مذہب عیسائی چھوڑکر
دین اسلام قبول کرنے سے ذلیل کلکٹر ہو گئے ہین بلکہ ان دنون آپ
ذرا امرتسر کے اون عیسائیون کو دیکھئے کہ جب ذرا سے تکلیف
اونمین مشن سے ہوئی تو وہ مشن چھوڑکر دین اسلام کے طرف رجوع
لائے جب یہان اللہ ہی اللہ دیکھا اور کم ہمت بھوکے مرنے لگے تو پھر مشن
کے طرف دوڑے اور مشن مین بھرتی ہو گئے اور پیٹ کے ظلم سے چھوٹ گئے

قولہ میرزا صاحبکو ہم صلاح دیتے ہین کہ چونکہ وہ ہوشیار اور
عقلمند آدمی ہین تو بجائی اسکے ایسی تحریرات مین اپنی اوقات
کو ضائع کرین مناسب ہے کہ پادری فنڈر صاحب کے کتاب طریق الحیات
و میزان الحق و حل الاشکال و مسٹر رابرٹ ایکمن صاحب کے کتاب
تلاشۃ الکتب و مولوی صفدر علی صاحب کی کتاب نیازنامہ کو پڑھکر
حلیمی و صدق دلی سے آیا اونکی سچائی کی مقرر ہین یا بے تعصبی و راستی
سے اونکی اغلاط ظاہر کرین - **جواب** معلوم ہوتا ہی کہ
آج تک مجیب صاحب کتب مناظرہ سے بالکل ناواقف ہی کیونکہ اہل
اسلام نے ایسے کتابین رد عقاید باطلہ نصاری مین لکھے ہین کہ نصاری
کیطرف سے انمین سے کسیکا جواب اب تک نہین ملا مثل استبشار جواب
حل الاشکال اور برق الامعہ اور **تصحیح الاحادیث**
فی ابطال تثلیث اور معدل اعوجاج المیزان جواب میزان الحق
اور ازالۃ الشکوک اور دافع التہتان اور تشخیص المقال تعلیقات
جواب تاریخ محمدی اور قیمۃ الوداد جواب نیازنامہ تزہیق الابطلان
فی رد تحقیق الایمان اور اظہار الحق اور اظہار الاسلام اور

اصول اعلان مذہب عیسائی وغیرہا بیان گنجایش نہین ہی
کہ ان کتابون کا نام لکھا جائے انشاء اللہ تعالی ایک فہرست نمبروار
منشور محمدی مین علیحدہ طبع کی جائیگی - علاوہ اسکے
مجیب صاحب جو ارقام کرتے ہین کہ میرزا ان کتابون کے اغلاط ظاہر
کرین اگر مجیب صاحب کو ایسا ہی شوق ہی اور وہ منصف مزاج ہین
تو وہ اون اغلاط کو جو علمای اسلام نے اپنے اپنے کتابون مین اغلاط
عیسائی مصنفون کے ظاہر کئے ہین اونکی صداقت یا غلطی آپ لکھین یا اونکے
مصنفون سے لکھوائین ورنہ جانین ابھی رسالہ مسیح الدجال کا جواب
استیصال مسیح الدجال علمای اسلام نے ارقام فرمایا ہی
اوسکے اغلاط مجیب صاحب ذرا مصنف مسیح الدجال سے لکھوائین اور اسیطرح
رحمۃ الوداد جو جواب نیازنامہ ہی اوسکا جواب الجواب صفدر یعنی صاحب
سے لکھوائین تاکہ عیسائیون کی سچائی اور غلط بیانی سب پر روشن
ہو جائی خیر اسی جائے دو اب جو مجھے کہتے ہین ان کتابون کے اغلاط
ظاہر کرین مین تو تین چار سال سے آپکی کتابون کے اغلاط مع کتاب عہد
عتیق و جدید ظاہر کر رہا ہون اگر آپکو جواب الجواب کی جرات ہی تو
بسم اللہ آپ جواب میرے تحریر کا دیجئے اور پھر دیکھئے کہ جواب الجواب
مین کیا گل کھلتا ہی - یونہی دو چار سطور جہل لکھ کر کہدینا کہ جواب
ہو گیا یہہ شیوہ آپکا ہی ذرا انصاف کیجے ضمیمہ خیرخواہ عالم اور
منشور محمدی مین مین نے کئے مرتبہ آپکے مضمون کا جواب لکھا آپ دو
چار قدم جواب الجواب مین چل کر رہ گئے اور مین نے بار بار آپکو آپکی
غلطی سے آگاہ کیا آخر کار جب آپنے جام خموشی پیا تو آپکا بیجا
چھوڑا اب بھی کچھ بگڑا نہین ہی اگر جرات ہی تو مرد میدان ہوکر
میرے تصنیفات کا جواب دیجئے یا کسی اپنے معاون سے دلوائیے

ور یشن کو دعائین دو اور اپنا چلتا دہندا کرو فقط -

راقم میرزا موحد -

یاجوج کا بھائی ماجوج

کیا فرماتے ہین ہاویان کلیسا اور پادریان ہند کہ یاجوج ماجوج جو دو قوم ہین کہ جنکا میل مین ذکر آیا ہی وہ قومین فی الحال کہان ہین اور کس جزیرہ مین بود و باش کرتے ہین اور انکا مذہب کیا ہی اور وہ کس نبی کی امت کہلاتے ہین - لہذا متوقع ہون کہ عیسائیون مین سے کوئی صاحب اس سوال کا جواب نور افشان لودیانہ یا شمس الاخبار لکھنو مین طبع فرماوین تو عین نوازش ہوگی اور اگر صاحب نور افشان ہی ادہر توجہ فرماوین تو از بس جاے مسرت ہی کیونکہ یہہ معما اونکی مہربانی سے حل ہوجائیگا فقط مستفسرہ پنجابی

سوال جواب طلب

عیسائی مذہب کا اصول کیا ہی حضرت مجیب صاحب کو لازم ہی کہ سوال کا جواب عقلاً و نقلاً تحریر فرماوین محض اپنے عقیدہ کے پیچھے ہاتھ دہو کر نہ پڑجائین کیونکہ غصبی اور ناواقف آدمی کے قول و فعل کا کچھ اعتبار نہین ہوتا اکثر بہت سے عیسائیون سے یہہ سوال زبانی دریافت کیا گیا مگر ہنوز روز اول ہی رہا یونہی اوٹ پٹانگ مہمل جواب دلیل سننے مین آئی کہ جنکی ترجمہ بھی زبانی ہوتی رہے اب جو اخبارون مین لبتہ جو کوئی صاحب اسکا جواب لکھی گا تو البتہ خوب بدلائل فیصلہ ہوجائیگا اور مذہب عیسائی کے اصول سے ہر ایک کو آگاہی ہوجائیگی اس سوال کا جواب بھی شمس الاخبار لکھنو و نور افشان مین درج ہونا چاہئے فقط کارسپانڈنٹ

بطلان کفارہ جسم مسیح مصلبی

حمد الہ لغتا لصاحبہ - جو لوگ مسیح کی کفارہ پر متوقع ہوکر اپنے خیالی پلاؤ پکاتے ہین یہہ خیال نہین کرتے عاقبت الامر جس نے بویا نہین کیونکر کاٹیگا جس نے دروازہ کھٹکھٹایا نہین اوسکے لئے کھولا نہین جائیگا سچ ہی وہ اون پانچ کنواریان بی وقوف کی طرح دولہا کا ساتھ ہرگز نہ اختیار کریگا (متی ۲۵ باب) مگر مین چند وجوہ تحریر کرتا ہون - وجہ اول - جب کسی سے خدا عداوت رکھے کفارہ چہ جای - جیسا فرماتا ہی جس پہ رحم کیا چاہتا ہون اوس پہ رحم کرونگا نہ چاہنیوالی نہ دوڑ دہوپ کرنیوالی بلکہ خدای رحیم پر موقوف ہی رومیون کے ۹ باب ۱۶ ہنوز نیک و بد کی فاعل بھی نتھی کہا گیا کہ مین نے یعقوب سے محبت اور عیسا سے عداوت رکھی - رومیون ۹ باب ۱۳ - فرعون کو اس لئے مبعوث کیا کہ تجھ مین اپنی قدرت ظاہر کرون (ایضاً ۱۷ ورس) اس باعث سے مسیح کو شفاعت تک ختیا نتھا (مرقس باب ۴ متی ۲۰ باب ۲۳) وجہ دوم - مسیح نے کہین کفارہ کی تعلیم نہین دی بلکہ اپنا نام چھپانی کی تاکید فرمائی متی ۱۶ باب ۲۰ اور خفیہ خفیہ پھرتا رہا (متی ۱۲ باب ۱۵ و ۱۷ باب ۱۳ و لوقا ۲ باب ۲۵ و ۳۰) اور تعلیم احکام الہی کرتا رہا (متی ۲۳ باب ۳) اگر کفارہ کو آیا تھا آمرزش گناہ پہلی صلیب پر چڑہنے سے لغو ہی مگر مسیح مفلوج کو کہا کہ تیری گناہ معاف ہوی (لوقا ۵ باب ۲) خیال ہی امر رسل گناہ ایمان لانے نبوت مسیحی ہی (مرقس باب ۵) نہ کفارہ ہی نجات ہی (لوقا ۸ باب ۴۸) وجہ سیوم - انبیاء پاک مین لوقا ۱ باب سے چودہ بت مار نہین (یوحنا ۱ باب ۲۹) اور مسیح بھی بری الذمہ نہوگا جبکہ خوا کے سب گناہ دنیا مین آیا

رومیون ۵ باب ۱۸ - یریم کے وسیلہ جسم مصلوبی ہلاکت کا
باعث ہوا - رومیون ۱ باب ۳ کفارہ کی لایق نرہا اور خود گناہ کا
اقرار کیا لوقا ۶ باب ۱ - مانگی نافرمانی کئے یوحنا ۲ باب ۲
زانیہ کو سزاندی یوحنا ۸ باب ۱۲ - توبہ نکروای - یوحنا ۱ باب
شراب کو رواج دیا - یوحنا ۳ باب ۹ و ۱۰ - اجنبی عورت سے
بات کرنی - یوحنا ۲ باب ۲۷ - لوقا ۸ باب ۲ و ۳ متی ۲۷
باب ۵۵ اور عطر ملوانا بدن چموانا - لوقا ۷ باب ۳۷ سے
۴۸ تک - وجہ چہارم - مسیح کی دعا قبول ہوگئی ہوگی جو تین بار
مانگی تھی مرقس ۱۴ باب ۳۵ سی ۳۹ - کیونکہ نہایت
تضرع اور عجز سے مانگی تھی تضرع مین ہر ایک بشر کی دعا قبول
ہوتی ہی لوقا ۱۱ باب ۹ - اور انبیا کے وسیلہ سے جلد ہر خصوصًا
انبیا کے کیون نہ قبول ہو یوحنا ۱۴ باب ۱۳ و ۱۴ - مان مسیح کی
دعا بیشک اجابت ہوگئی ہوگی چنانچہ روٹی کے لئے برکت چاہی
لوقا ۹ باب ۱۶ و ۱۷ - انجیر کا درخت سوکھ گیا - مرقس ۱۱ باب
۱۲ سے ۲۱ کو ٹرھ جاتا رہا - لوقا ۵ باب ۱۳ مفلوج اچھا ہوا - لوقا ۵
باب ۲۵ - ہاتھ درست ہوا مردہ اٹھ بیٹھا - لوقا ۷ باب ۱۴
ورنہ مسیح بندہ نبی تھا نہ خدا تھا اور دعا مانگنے سے باوجود جاننے
کے بیصبری ثابت ہی مگر پیغمبر صابر ہوا کرتے ہین برعکس مسیح کو اپنے
مصلوبیت پر یقین نہ تھا - پنجم - مصلوبیت مسیح نشان تھا نہ
کفارہ - متی ۱۲ باب ۳۹ - اور یہ نشان بھی کسی نے نہ دیکھا بلکہ عورتیں
جو قبر پر گئے تھین محروم رہین - مرقس ۱۶ باب ۶ - اکثر یہود کہا
کرتے ہین اوسکی لاش اوسکے شاگرد لیگئے متی ۲۸ باب ۱۳ -
وجہ ششم مسیح - کہ جن پیشگوئیون سے مصلوبیت مسیح کفارہ
ہونا ثابت ہوتا ہی اوسکی نسبت یہ ثابت نہین ہوتا کہ مسیح ہی
اوسکا مصداق ہی بلکہ اوسکی نسبت ثابت ہوتا ہی کہ مسیح اوسکا
مصداق نہین ہی - اول - یسعیاہ ۵۳ باب ۵ - اوسکے زخمون سے
ہم شفا پائے - اوسکے مار کھانے سے ہمارا کفارہ ہوا - اوسکے
مرنے سے ہمارے گناہ معاف ہوئے - اوسکے جی اٹھنے سے ہم
راست باز ٹھہرے - اوسکے صعود سے ہم خدا کے ساتھ ملائے گئے
اوسکے بیٹھنے سے ہم خدا کے داہنے بیٹھنے کے حقدار ہوئے
اوسکے شفاعت سے ہمارے گناہ بخشے گئے - اوسکے بھیجے ہوئے
روح سے ہم خدا کے فرزند ہوئے - اوسکے بھیجے ہوئے روح سے
ہم خدا کے ہیکل ہوئے - اوسکے بھیجے ہوئے روح سے ہم خدا
کے ساتھ ہمیشہ رہینگے - اوسکے بھیجے ہوئے روح سے ہم
خدا کے وارث ہوئے - اوسکے بھیجے ہوئے روح سے ہم
خدا